کلوخ انداز را پاداش سنگ است

اہل حدیث پر لے دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ

احقر میرزا احمد سلطان مصطفوی چشتی ابن میرزا محمد مظفر بخت بہادر ابن میرزا محمد شاہرخ بہادر ابن حضرت ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ غازی عرض پرداز ہے کہ:-

(**شیعوں سے میل ملاپ نہیں چاہیے**) کی سُرخی سے اڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسری نے ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء کے اخبار میں محمد طالب علم کے نام سے ایک مضمون شائع فرمایا ہے اس مضمون میں شیعوں کو کافر مشرک جاہل قرار دیکر خوب دل آزاری کی ہے، اگرچہ ہم شیعہ سُنی دونوں سے غرض نہیں رکھتے مگر کسی فریق کا کسی پر ظلم کرنا بھی پسند نہیں جس پر شیعوں کا فرقہ دائمی مظلوم کہ رسول اللہ صلعم کے انتقال سے آجتک اُن کو چین نہیں حالانکہ مہربان گورنمنٹ بے تعصب شیر بکری کو ایک گھاٹ پانی پلانے والی ہے لیکن بلوہ جہلائے اہلسنت سے وہ بھی اُن کی کما حقہٗ طرفداری نہیں کر سکتی ـ **چونکہ** ہم جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث کی فضیلت اور صحتِ دماغی سے خوب واقف ہیں اس سبب قیاس ہے کہ یہ ناپاک دل شکن مضمون جناب کا ہی شکم زاد ہو تو کچھ تعجب نہیں۔

دوم شیعہ سُنی کی بحث چھاپنے میں ٹکے زیادہ ملتے ہیں اور جاہلوں میں واہ واہ مُفت میں ہوتی ہے، اس بنا پر ردی کمانے کے واسطے بھی اگر یہ مضمون کسی سے لکھوالیا ہو تو بھی آپکی قابلیت سے کچھ بعید نہیں، مگر اخبار میں صاحب مضمون کو محمد طالب علم بتایا گیا ہے، اس مجبوری کے سبب اُنہی کو اس مضمون میں مخاطب بنایا جاتا ہے۔

میاں صاحبزادے! آپ شیشہ کے مکان میں رہکر سنگ بست مکانوں کے رہنے والوں کے ہاں پتھر پھینکتے ہو اس میں تمہاری خیر نہیں۔ آپ نے بہت طول طویل مضمون میں پیروانِ رسولؐ و غلامانِ علیؑ و بتولؑ پر بیحد سب و شتم کیا ہے، ہم آپ کی تمام لغویتوں سے قطع نظر کرکے آپ کو صرف اسلامی مشرک بتاتے ہیں اور صحابۂ کرام کی تمیز کرا دی جاتی ہے۔ دیکھیے **شیعہ** روضۂ امام

کی شبیہ کا صرف احترام کرتے ہیں سجدہ نہیں کرتے اور آپنے مکان کے نقشہ کو بُت لکھا ہے اور شیعوں کو اس کا پجاری قرار دیکر ڈبل شرک بھی لکھ دیا ہے پس جب تم کو بت اور نقشہ میں تمیز نہیں تو اور تم کیا خاک جانتے ہو گے۔ ایسی بے سروپا زبان درازی چھوٹا منہ بڑی بات توبہ کرو معافی مانگو۔

مسجد۔ نبوی۔ مکہ معظمہ۔ روضہ منورہ بیت المقدس کی شبیہ بنائی یا تعمیر کیجاتی ہیں تو کیا تمھارے ہاں اُن کا احترام نہیں کیا جاتا۔ اور کیا اُس احترام کو پرستش مانتے ہو مگر بات یہ ہے کہ تعزیہ سے تمھارے اجداد کے کارنامے روشن اور اُن کا اسلام و ایمان ظاہر ہوتا ہے جبکو تم توہین اسلام اور بدعت کا فریب کر کے اُن یادگاروں کو مٹانا چاہتے ہو یہ تمھاری منافقت ہے۔

ہندوستان کے ہزار ہا مقامات پر قوالیاں ہوتی اور رنڈیوں لونڈوں کے ناجائز مجمع ہوتے ہیں مگر کسی عدالت ہند میں اس بدعت کا اہسنت کی طرف سے استغاثہ نہ پاؤ گے نہ اس بدعت شنیعہ پر کسی صوفی سے غیر صوفی کا دیسا ہنگامہ نہ پاؤگے سوائے تعزیے دُلدل۔ علم ضریح جیسی کہ مار پیٹ جاتی تو نکو دائے بیاری ہو گئی حالانکہ جمہور اسلام مانتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے الغنا اشد من الزنا مگر قوالی پر کوئی کان نہیں ہلاتا **اسیطرح** مکہ معظمہ میں حضرت عائشہ کی محل کی نقل جو جنگ جمل کی یادگار ہے ہر سال مصر اور شام سے آتی ہے آج تیرہ سو برس میں بھی اُس پر کوئی جانبازی کا ہنگامہ سننے میں نہیں آیا مسجدوں کے مینار۔ آذان کے گلدستے۔ مکہ معظمہ میں چار مُصلّے۔ آذان صبح میں الصلوٰۃ خیر من النوم۔ جمعہ کی پہلی آذان تراویح وغیرہ بکثرت بدعات تمہارے فرقوں میں جاری اور مقبول ہیں مگر کوئی اہلحدیث چوں نہیں کرتا **ہاں** جو کچھ مخالفت ہے وہ فرزند رسول کی یادگار سے جو عداوت رسول پر دال ہے

دیکھو اہسنت میں پیر پرست فرقہ قبر پرست مشرک ہے چونکہ حضرات شیخین شہادت پیغمبر و علماء و فقہاء و محدثین مشرک تھے اور فرقہ گور پرست اونکا پورا معتقد اس لئے آپکو اونکا عمل شرکیہ بھی گوارہ ہے **میاں** آپکو اس دعوی کا یقین نہ آئیگا اس وجہ ہم تمھاری ہدایت کے لئے کتب اہلسنت سے کسیقدر تفصیل کردیتے ہیں شاید اللہ تعالی تم کو اُن مشرکوں کی پیروی سے بچائے۔ لو دیکھو۔

دُر منثور سیوطی جلد ۴ صفحہ ۵ مطبوعہ مصر میں ہے **بخاری** نے ادب مفرد میں معقل بن یسار سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب ابوبکر کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے فرمایا اے ابوبکر تم لوگوں میں شرک چیونٹی کی بے معلوم چال سے بھی زیادہ پوشیدہ

اخرج البخاری فی ادب المفرد عن معقل بن یسار قال انطلقت مع ابوبکر الصدیق الی رسول اللہ صلعم فقال یا ابا بکر الشرک فیکم

ہے حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ شرک تو وہی ہے جو خدا تعالیٰ
کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کیا جائے آنحضرت نے فرمایا
قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں میں
شرک چیونٹی کے بے معلوم چال سے زیادہ بے معلوم ہے انتہی

اخفی من دبیب النمل فقال ابوبکر وهل الشرک
الا من جعل مع الله الها اخر فقال النبی
صلعم والذی نفسی بیده الشرک فیکم اخفی من
دبیب النمل ۔

میاں صاحبزادے دیکھا اصلی شرک یہ ہیں جنکو صاحب وما ینطق عن الهوی مشرک بتاتے ہیں **الغرض** یہی حدیث
ازالۃ الخفا مقصد دوم کے صفحات ۴۴-۹۹ پر بالفاظ زائد درج ہیں مگر اس حدیث میں دو باتیں سب سے
زیادہ غور طلب ہیں **اوّل** امام بخاری - سیوطی - معقل صحابی - شاہ ولی اللہ صاحب رافضی نہیں اور انہوں
نے ایسی توہین ابوبکر کی حدیث روایت کردی حیرت ہے **دوم** دونوں حدیثوں میں رسول اللہ نے لفظ فیکم
یعنی ضمیر جمع مذکر حاضر سے جناب ابوبکر کی طرف خطاب کیا ہے جس سے ثابت کہ جناب ممدوح کے ہم پیالہ ہم نوالہ
سب مشرک تھے **دوسرے** مشرک جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ چنانچہ **انوار** النعمانیہ شاہ نعمت اللہ جزائری
کے صفحہ ۸۱ پر **جامع** فتوح البلدان بلاذری سے عمر فاروق کا معاہدہ یا معاویہ منقول ہے جسکی اصل عبارت اور حاصل یہ ہے کہ
جب جناب عبد اللہ ابن عمر نے شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر یزید ابن معاویہ کی سرزنش کی تو اُس نے ابن عمر
کو اُن کے باپ کے ہدایت نامہ کی نقل بھیجی وھو ھذا :- فبعث الی عبد الله ابن عمر ما کتبه ابوه الی

جان اے لے معاویہ محمد بیشک بہتان لائے اور جادو
اور ہمکو لات وعزیٰ کی پرستش سے روکا اور ہمارا منہ کعبہ کی طرف اس وہم
سے پھیرا کہ وہ قبلۂ اسلام ہے یہ تھا محمد کا غلو اور جاہ طلبی اور
محمد کو جادو میں مہارت ایسی تھی جو آوار عیسیٰ اور
موسیٰ اور تمام بنی اسرائیل پر فوقیت لے گئی تھی اور ہم
ویسے ہی ہے جیسے پہلے تھے اور ہم نے لات وہبل کو نہیں
چھوڑا اور جب محمد مر گئے تو ہم نے روند ڈالا اپنے خیالیں
جتھے والوں کی اعانت سے اور ہم لوگوں نے گواہی دی (کہ
آنحضرت نے فرمایا ہے) امام قریش سے ہوں گے اور ہم
نے معزول کیا علیؑ کو خلافت سے جو اُس کو پیغمبر نے سونپ دی تھی

معاویه بن ابی سفیان **اعلم** ان محمد قد جاء
بالافك والسحر ومنعنا من اللات والعزی و
حوّل وجوهنا الی الکعبة التی یوهم انه قبلة
الاسلامیة فکان هذا من غایة غلوه وعلوه
ومهارته فی السحر بارزه علی موسی وعیسے
وکافة بنی اسرائیل ونحن علی الدین کنا قبل ذالك
وما ترکنا اللات والهبل ولما توفی محمد وطلنا
مع اربعین من اهل نحلتنا وشهدنا انّهٗ قال
الائمّة من قریش وعزلنا علیا من الخلافة
التی فوضها الیه وجعلها مخصوصة لشه

اور مخصوص کردی تھی پھر ہم نے اُس کی (علی) کی مشکیں کس لیں
اور گرفتار کرکے اُس کو گھر سے نکال لائے اور ابوبکر کے دربار
میں بیعت کے لیے لے گئے درحالیکہ ہم ظاہر کرتے تھے سنت
محمدؐ کو تاکہ لوگ ہم سے متنفر ہوجائیں لیکن باطن میں ہمارا
وہی عقیدہ تھا کہ جس پر ہم پہلے سے تھے پھر اُس کے بعد ہم نے
بدلا لیا اُس کی یعنی محمد کی اولاد اور ذریت سے حسب لیاقت
اور اپنی قدرت کے مطابق اور خبردار ہو تو اے معاویہ
میں وصیت کرتا ہوں تجھے کہ اُس کام یعنی قتل علی میں سستی نکر
اور قتل کر تو اُسکے بیٹوں اور پوتوں کو جو ہاتھ لگ جائیں اور جو تجھے
قدرت ہو اُس گروہ کے استیصال کی اس اندیشہ سے کہ لوگ تجھسے
نفرت کریں اور دور ہو جائیں اور تجھپر خروج کریں تو تو بصیغۂ راز ایسے
کام کر بنیۃ الارادہ تاکہ اُنکو دفع کرسکے اور گرادے تو اُنکو اُنکے مقام سے اور

كنفت واخرجنا[5] به الى ابى بكر وامرنا الناس
بيعته وكنا نظاهر بسنة محمد لئلا هيرب الناس
عنا ولكنا فى باطن الامر على الدين[6] الذى كنا
قبل ذلك وانتقمنا من اولاده وذريته
على حسب طاقتنا وقدرتنا واما انت يا
معاويه اوصيك ان لا تسامح فيها
واقتل[7] من اولاده واحفاده ما اتصل اليه
يدك وقدرتك ولو لم تقدر على استيصال شرذمة
خوف من تنفر الناس وتباعدهم منك وخروجهم عليك فلتكن
الى باطن الامر على دفعهم وازالتهم عن مقامهم[8] واغطاط
مراتبهم ولا تذهب محبت اللات[9] والعزى عن قلبك فانه طريقنا[10]
وطريق اٰبائنا[11] وانا على اثارهم متشددون۔

انکے مرتبہ میں کمی کر اور محبت لات و عزیٰ کی دل سے نہ نکال بیشک وہی ہمارا اور ہمارے آبا کا طریقہ ہے اور ہم اُنہی کے قدم بقدم ہیں انتہے۔

اگرچہ مختصر فتوح البلدان بلاذری کے مقدمہ میں صاحب مطبع نے بحوالہ کتاب الفہرست ابن الندیم "متوفی ۳۷۵ھ ہمعصر بخاری یہ لکھدیا ہے کہ بلاذری نے تاریخ مذکور کی چالیس جلدیں تصنیف کی تھیں پھر اُسکا خود ہی اختصار بھی کیا تھا مگر اب وہ جامع تو ناپید ہی اور مختصر مذکورہ ہی ہے جس قدر ہم کو میسر آئی ہم طبع کرتے ہیں۔

لیکن علم کتبات قدیم سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بہت سی ناپید اقدیم باتوں کا ملجانا محال نہیں چنانچہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن میں کئی تاریخیں ہندوستان کے قدیم راجاؤں اور اقوام کی کتبوں سے استنباط کرکے چھپ گئی ہیں جنکو ہمنے حرفاً حرفاً پڑھا ہے اور اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہ راجہ جناب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے دو سَو یا چار سو برس پیشتر گزرے ہیں اسی طرح یوز اسف بلوہر کے حالات اور ایک عیسائی لڑکی کا خط یا ترجمہ شایع ہوا جو پیغمبر خدا سے تین چار سو برس پیشتر کا تھا اسیطرح علاقہ کشمیر میں جناب عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور جناب سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے دار الخلافہ کا دنیا میں موجود ہونا حال کی تحقیقات قادیانی سے واضح ہے پس اسیطرح شاہ نعمت اللہ جزائری کو اگر جامع فتوح البلدان کا کوئی جزو ملگیا ہو تو کوئی تعجب نہیں چونکہ

بعض خط رسول اللہ کے خزانہ سلطان ترک سے شایع ہو چکے اسی طرح خزانہ قسطنطنیہ سے نصاویر جناب علیؑ و امام حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام برآمد ہوئیں جنکی زیارت سے ہم مشرف ہو چکے ہیں چونکہ جناب عبد اللہ ابن عمر رضہ متوفی سنہ ۷۳ھ عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں تقریباً آٹھ سال زندہ رہے اور وہ وصیت نامہ کسی تختہ برنجی یا نقرہ یا ذہب پر حسب رواج قدیم ہوگا اس قیاس پر احمد بن یحییٰ البغدادی بلاذری متوفی سنہ ۲۷۹ھ ہجری کو اُس وصیت نامہ کا ملجانا محال نہیں **اور** ان سب توثیقات واجبی کے علاوہ جبکہ کتب متداولہ و مقبولہ و مطبوعہ اہلسنت میں آج بھی فقرات وصیت نامہ کا وجود ملتا ہے تو پھر اُس وصیت نامہ کو غلط سمجھنا جہل اور عداوت ہے چنانچہ اس وصیت نامہ میں گیارہ فقرات غور طلب پر ہندسے لگا دیئے ہیں اور اُن کے وجود کتب مجولہ میں ملتے ہیں **مثلاً** ۱ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اہلبیت کو روند ڈالنا (دیکھو کتب کثیرہ) **۲** قریشی ائمہ ہونے کی گواہی خبر واحد سے ہے (صحاح وغیرہ) خلافت سے جناب علی کو معزول کرنا (مسند احمد حنبل و صحیح مسلم وغیرہ) **۳** اور پیغمبر نے خلافت مخصوص کر دی تھی (تفسیر کبیر و معالم التنزیل و صحاح وغیرہ) **۴** جناب علی کی بیعت ابو بکر کے لئے مشکیں کسیں اور گرفتار کر کے دربار ابو بکر میں لیگئے (امامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ **۵** مقتولان بدر یعنی ابو جہل و عاص بن ہشام خال فاروق **و** عقبہ کلال خسر فاروق **و** برادران طلحہ یعنی عثمان و مالک **و** حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب **اور** عاص بن سعید عدوی **و** نوفل تیمی **و** عبد اللہ مخزومی **و** مسعود مخزومی ننہیال فاروق پس ان عزیزوں اور اپنے دوستوں کے مقتولوں کے علاوہ سرداران قریش مکہ کا بدلا اولادِ پیغمبر سے لیا گیا مثلاً احراق بیت فاطمہ اور ضرب عمر سے جناب سیدہ مجروح ہوئیں جس کے سبب حمل محسن ساقط ہوا اور اُسی عارضہ سے آپکا انتقال ہو گیا (ملل و نحل شہرستانی و کتب کثیرہ) **۶** سب کچھ چھین کر اہلبیت رسول کو اپنا دست نگر بنا لیا (کتب صحاح وغیرہ) **۷** قتل علی کا ارادہ کیا (انساب سمعانی) **۸** معاویہ نے بموجب وصیت فاروق اپنی امارت و شہنشاہی میں بکثرت طرفداران اہلبیت کو زہر اور تلوار سے قتل کرا دیا جن میں جناب حسنؑ مجتبیٰ اور بعض مقدس و عابد و زاہد صحابہ رسول داخل ہیں (کامل ابن اثیر حبیب السیر روضۃ الاحباب وغیرہ) **۹** جنگ جمل کے مقتولوں کا بغیر استحقاق بدلا لیا گیا اور پھر جنگ صفین کی گئی (تاریخ و سیر کثیرہ) **۱۰** مراتب و مقام سے گرا دیا یعنی جناب علیؑ پر معاویہ نے سنہ ۴۱ ہجری سے سب و لعن جاری کرا دیا۔ حسنؑ مجتبیٰ سے خلافت لیکر بد عہدی کی گئی (تاریخ و سیر کثیرہ) **۱۱** حضرت عمر کا طریق آبا یعنی عداوت آبائی پر تاحیات مستقیم رہے (سر العالمین غزالی و تواریخ وغیرہ) **پس** جب اُس وصیت نامہ کے گیارہ فقرات کا وجود اہلسنت کی کتب مقبولہ علماء میں ہے تو باقی

خرافات بھی ضرور صحیح ہیں اس کے علاوہ اُن کا رسول سے آئے دن جھگڑنے اور بالخصوص صلح حدیبیہ میں واللہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ (زاد المعاد) اور آنحضرت کے مرض موت میں اُن کی نسبت ان الرجل لیھجر کہنا اُس کی بین دلیل ہے کہ یہ اپنے آبائی مذہب پر ہے اور صحیح بخاری میں پکے منافق کی چار علامات لکھی ہیں یعنے کاذب۔ غادر۔ خائن۔ آثم اور صحیح مسلم میں بقول عمرؓ جناب علیؑ حضرات شیخین کو کاذب غادر آثم خائن سمجھتے تھے وہی علیؑ جن کی نسبت فریقین کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحق مع علیؑ وعلیؑ مع الحق۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

میاں صاحبزادے غیر مقلدوں کی مدح بخاری سے عقل جاتی رہتی ہے چنانچہ غور کرو کہ تم نے روضہ امام کی شبیہ کو بت لکھدیا ہے اس لئے ضرور ہوا کہ ہم ایسی کتب سے بھی تمھاری تسکین کر دیں کہ اگر خدا تعالیٰ تمکو تحقیق کا شوق عنایت فرمائے تو مقابلہ کیلئے اصل کتب آسانی سے میسر آسکیں

دیکھو درمنثور جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۹۲ تحت آیۂ یا ایھا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ ہے

کہ جب آیۂ مذکور نازل ہوا تو حضرت عمر نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اس آیہ کے ہم مصداق ہیں آپ نے فرمایا یہ اور اُس کی قوم

قال عمر انا وقومی ھو یا رسول اللہ قال ھذا وقومہ یعنی ابا موسیٰ اشعری۔

یعنے ابو موسیٰ اشعری انتہی **اگرچہ** رواۃ یا محدثین نے انت وقومک کی جگہ ھذا وقومہ کی دُم لگا کر پچھلے حضرت کا شرک و ارتداد چھپایا لیکن جواب کے بے تکے اور خلاف قرینہ ہونے کے سبب یقین ہوتا ہے کہ رسول خدا نے جواب عمرؓ میں انت وقومک ہی فرمایا ہوگا مگر تاہم جناب ابو موسیٰ اشعری چونکہ فدائیان شیخین و ریزہ خواران خلافۂ ثلاثہ ورابعہ ہیں بایں وجہ اُن کے ارتداد کی سند بھی فقرہ یا ابا بکر الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل کی مصدق اور فقرہ ان محمدؐ قد جاء بالافک والسحر کی سند متصل ہے۔

اب یہ بھی غور طلب اور دریافت طلب ہے کہ جناب عمرؓ فاروق نے جناب معاویہ کو شرکیہ و ارتدادیہ وصیت نامہ جو لکھا تو وہ اس شرکیہ تعلیم کے اہل بھی تھے یا نہیں **تو** بعض کتب قدیمہ اہلسنت وجماعت سے جناب معاویہ ایسی ہدایات کے اہل ہی نہیں بلکہ سچے مستحق پائے جاتے ہیں چنانچہ تاریخ کامل ابن اثیر جزری کے حاشیہ پر علامہ مسعودی ہمعصر بخاری متوفی ۳۴۶ھ ہجری کی **تاریخ** مروج الذہب چھپی ہے اُس کی جلد ششم کے صفحہ ۸۵ پر قیس بن سعد صحابی رسولؐ کا ایک خط بنام معاویہ ہے جس کے بعض الفاظ اور حاصل یہ ہے اے معاویہ تو بت پرست ابن بت پرست

فکتب الیہ قیس بن سعد امابعد فانما انت وثنی ابن وثنی دخلت فی الاسلام کرھا وخرجت منہ طوعا۔ الخ

ہے تو مجبور ہو کر اسلام لایا اور بخوشی اسلام سے خارج ہو گیا۔ تیرا اسلام تو پرانا نہیں مگر نفاق یعنی کفر پرانا ہے۔ (الی ان قال) اور ہم لوگ انصار دین ہیں اُس دین کے کہ جس سے تو نکل گیا اور دشمن ہیں اُس دین کے کہ جس میں تو داخل ہے انتہی بقدر ضرورت

اسی تاریخ کے صفحہ ۷۸ پر دوسرے صحابی رسول کا ایک خط بنام معاویہ ہے جس کے بعض الفاظ اور حاصل یہ ہے لئے معاویہ تو لعین ابن لعین ہے تم دونوں باپ بیٹے ہمیشہ رسول اللہ سے لڑتے رہے اور نور خدا کو بجھانے میں کوشش کرتے رہے اور مال خرچ کرتے اور قبائل عرب کو بھڑکاتے رہے اسی حالت میں تیرا باپ مرگیا اور تو اُس کا جانشین اور نمونہ ہے کہ اُس گروہ کا بقیہ تیرے پاس جمع ہوتا ہے اور رؤسائے کفر و نفاق کا مجمع انتہی

وانت اللعین ابن اللعین لم تزل انت وابوک تبغیان	لرسول اللہ صلعم الغوائل وتجھدان فی اطفاء نور اللہ الخ

ایسا ہی کفر و نفاق معاویہ کا اُس کے پوتے ابن یزید نے اپنے آخری خطبہ میں بیان کیا ہے دیکھو (آخر براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ) **اس کے** ساتھ ہی یہ تنقید کرنی چاہیے کہ جناب معاویہ کے والد ماجد ابو سفیان کا خاتمہ کفر پر ہوا یا اسلام پر **تو** استیعاب ابن عبد البر اور **تاریخ** اعثم کوفی بیان عثمان میں جناب ابو سفیان کے یہ اقوال درج ہیں جنکا حاصل یہ ہے (ہاں اب خلافۃ کو گیند کی طرح لیئے رہو اور واللہ نہ دوزخ ہے نہ جنت نہ حشر ہے نہ عذاب قبر) **نوٹ** **جس** وقت ابو سفیان نے یہ عقیدتی کلمات فرمائے تو حضرت عثمان خلیفہ رسولؐ نے اُن پر حد جاری کی نہ بُرا مانا اس سے ثابت ہوا کہ یہ اسلام و کفر کے لاڈلے ہی جناب فاروق و معاویہ وابی سفیان ہی جیسے خوش عقیدہ تھے پس عجیب نہیں کہ ان ہی متضاد صفتوں کے موصوف ہونے کے سبب روافض نے ان کو ذو النورین کا خطاب دیا ہو گا **الغرض** ابو سفیان کے اقوال مذکورہ جناب فاروق کے ملفوظات و عقاید کے بالکل ہم معنی ہیں چنانچہ چند اشعار **ہفوات** المسلمین میں مستطرف جلد دوم باب چوہتر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۰۵ سے ہم نے بار جہ نقل کئے ہیں مگر بنظر اختصار صرف اُن کا حاصل ترجمہ بیان بھی نقل کر دیتے ہیں جن سے واضح ہو گا کہ اُن کا مصنف رسالت و خالق مطلق و عذاب قبر و حشر و نشر وغیرہ کا بالکل منکر ہے وھو اھذا کہتے ہیں بدر کے قلیب نامی کوئیں میں عزت دار جوانان عرب سے ہو کہ موضع بدر میں ہے ابن کبشہ یعنی محمد ہم کو کیا ڈراتا ہے کہ ہم دوبارہ زندہ کئے جائینگے۔ بھلا جب تن مردہ اور کھوپریاں چورا چورا ہو جائینگی تو وہ کیسے زندہ ہو سکتی ہیں۔ اور کیا تو عاجز ہے کہ ہماری موت کو روک دے اور کیا تو اُس پر قادر ہے کہ جب ہماری ہڈیاں گل سڑ جاییں تو تو اُن کو زندہ کر دے۔ کوئی ایسا ہی جو خدا کو ہمارا یہ پیغام پہنچانے کہ ہم ماہ صیام کے روزے ترک

کرتے ہیں:: پس کہدے خدا سے کہ وہ ہماری شراب روکدے اور کہدے خدا سے کہ وہ ہمارا رزق بند کردے انتہی **اگرچہ** صاحب مستطرف نے اشعار اسود بن یعفر مشرک کے مصنفہ بتائے ہیں مگر قرینہ نوحہ اسکے بالکل خلاف ہے کیونکہ جناب عمر فاروق نے نشۂ شراب میں کشتہاے مشرکان بدر پر یہ نوحہ گایا اور خوب گائے جو حق بجانب کیونکہ حضرت ابو بکر و طلحہ و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابن عوف سے بہت زیادہ جناب فاروق کے ہی دو حقیقی ماموں اور کئی ان داتا مارے گئے تھے اور بعد تقسیم غنیمت بدر بمقام الصفرا میں خسر فاروق یعنی عقبہ بن ابی معیط خمر فروش جناب علیؑ کے ہاتھ سے قتل کئے گئے **چونکہ** نشۂ شراب میں بیچوار کا۔ مافی الضمیر انکے بس کا نہیں رہتا اس بنا پر یہ شرکیہ نوحہ اپنا مصنفہ جلسہ عتبان میں وفور نشہ میں گایا تھا **دوم** اسود مشرک مکہ کا رہنے والا تھا اور جناب فاروق مدینہ میں تو اُن تک بغیر طبیعت کے لگاؤ کے یہ اشعار مشرک کیسے پہنچے اور جو پہنچے بھی تو بغیر دلی لگاؤ کے مخالف ہوکر اسلام ایسے اشعار کیوں گائے گئے **سوم** جنگ بدر واحد کے درمیان رسول اللہ کی کہیں عملداری نہ تھی اور نہ مکہ میں رسول اللہ کا دباؤ تھا **بلکہ** جو مسلمان مکہ میں رہتے تھے وہ اس زمانہ میں بخوف مخالفت کفار بحد تقیہ میں رہتے تھے **پس** نوحہ مذکور میں رسول اللہ کو دھمکانا مگر محمد کی جائے ابن کبشہ یعنی آنحضرت کے پرنانا کا نام لینا اس بات کی دلیل قطعی ہے کہ یہ نوحہ قطعی حضرت عمر کا مصنفہ تھا **یا بعض** کتب میں ابو محمد عبد السلام کلبی بغدادی شاعر دولت عباسیہ المعروف بہ دیک الجن متوفی ۲۳۵ھ کا قول ہے کہ یہ نوحہ جناب ابو بکر کا مصنفہ ہے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ ان کے بھی دو لایق بھتیجے عثمان و مالک ابنان عبید اللہ برادران طلحہ **اور** ان کے علاوہ اور چند لوگ اُن کے قبیلہ تیم کے بھی مارے گئے تھے پس نوحہ مذکور اگر جناب ممدوح کا ہی ہو تو کچھ تعجب نہیں **غالباً** اسی ابن جزلہ نے اپنی مختصر تاریخ بغداد میں بروایت ابو اسحاق فزاری جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا جو یہ قول لکھا ہے عن ابا حنیفہ یقول ایمان ابابکر الصدیق و ایمان ابلیس واحد تو اسی نوحہ کی بنا پر لکھا ہوگا ورنہ ایسا ہرگز نہ لکھتے **میاں** طالب علم صاحب حضرات شیخین کی بیدینی کی ایسی سند بھی اب ہم پیش کرتے ہیں کہ آپکے پیر و مرشد معلم کو بھی اُس کو صحیح تسلیم کیے بغیر چارہ ہی نہیں ذرا عقل کی عینک لگاکر پڑھو۔

سر العالمین فی کشف ما فی الدارین امام غزالی میں مقالہ رابعہ مطبوعہ بمبئی کے صفحہ ۹۰ پر خلافۃ اول کے منصوص ہونے کی بہت کچھ تردید درج ہے اس کے بعد غزالی صاحب فرماتے ہیں:۔

لیکن حجت قطعی نے اپنے چہرہ سے نقاب اٹھائی اور خطبہ

لکن اسفرت الحجة وجهها واجمع الجماهير على

غدیر خم میں آنحضرت نے جو کچھ فرمایا اُس کے متن یعنی اصل الفاظ کے حدیث رسول ہونے میں جمہور اسلام کا اتفاق ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جس کا میں مالک ہوں اُس کے مالک علی ہیں یہ سُنکر حضرت عمر نے کہا اے ابو الحسن تم کو مبارک ہو کہ تم جملہ مومنین و مومنات کے مالک باختیار ہو گئے حضرت عمر کا یہ کہنا اپنی ذاتی رضامندی اور حکومت علیؑ کے قبول کرنے کی دلیل ہے اب اس کے بعد سلطنت کی محبت نے اُن پر غلبہ کیا اور اُنہوں نے عمود خلافت کو حامل بنے اور جھنڈے اوڑاتے پھرنے اور لشکروں کے علم بلند کرنے اور ہوا میں پھریرے اُوڑانے اور گھوڑوں

متن الحدیث عن خطبۃ یوم الغدیر خم وھو یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ لک یا ابا الحسن اصبحت مولی کل مومن و مومنۃ فھذا تسلیم ورضی وتحکیم ثم بعد ھذا لغلب الھوی لحب الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ وعقود النبی وخفقان الھوی وقعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح الامصار وسقاھم کأس الھوی فعادوا الی خلاف الاول فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمناً قلیلا فبئس ما یشترون

کی ٹاپوں کے جال بچھے معلوم ہونے اور فوجوں کے ہجوم اور شہروں کی فتح کے خیال نے اُنھیں مدہوش کرکے جام خواہش نفسانی پلا دیا (اور جیسے قبل قبول اسلام) مخالف (رسول) تھے ویسے ہی مخالف ہو گئے پس اُنہوں نے بہت ہی کم قیمت پر (ایمان) بیچ ڈالا اور کیا بُرا بیچا انتہی محصلاً دیکھئے امام غزالی صاحب نے اپنی برسوں کی تحقیقات مذہبی کا خلاصہ پیش کیا ہے جس حدیث کے تقریباً ایکسو تیس (۱۳۰) صحابی راوی اور سیکڑوں علماء اسلام بلکہ سوائے بخاری کے جملہ صاحبان صحاح نے بھی اس حدیث کے مرفوع متصل ہونے کی تصدیق کی ہے اور کسی نے اس کے متواتر ہونے سے انکار نہیں کیا اب تم اس سند کے بعض فقرے ہدایت نامہ عمر بامعاویہ کے بعض فقروں سے تطبیق و توفیق دو اور پھر بغیر جانب داری ایمان سے بلا تعصب فیصلہ کرو اور سوچو کہ غلب الھوی لحب الریاسۃ **و** حمل عمود الخلافۃ **و** سقاھم کأس الھوی سے حضرات شیخین کا ارتداد معلوم ہوتا ہے یا نہیں اور بالخصوص فقرہ فعادوا الی خلاف الاول سے جس کے یہ صریح معنی ہیں کہ جیسے قبل قبول اسلام دشمن پیغمبر تھے ویسے ہی دشمن ہو گئے اب تم اتنی بات کا خود فیصلہ کرلو کہ شیعوں کے مشرک ہونیکے تو تم مدعی ہو اور جناب ابوبکر کے مشرک ہونے کے گواہ صاحب **ما ینطق عن الھوی** یعنی پیغمبر معصوم ہیں اور جناب عمر کے مشرک ہونے کے گواہ چند علماء متبحر و معتبر جن میں سے غزالی نے حضرات شیخین کی نسبت آیت بھی وہ پیش کی ہے جو

جو کفار کی شان میں نازل ہوئی ہے اور جناب امام غزالی وہ مقدس ہیں جنکی نسبت سیوطی نے اپنی ایک تالیف میں لکھا ہے کہ اگر آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہوتا تو امام غزالی ہوتے اور اُن کے معجزات اُن کی تالیفات قرار پاتیں **اب بتاؤ** صرف تعزیہ کے پجاری ڈبل مشرک ہیں یا مشرکین اربعہ کے پجاری

اب ان مشرکیہ اسناد کی نسبت دو عذر ہو سکتے ہیں کہ مؤلف مضمون نے بہتان کیا ہے یا علماء رد روات سے تو آپ کا جواب یہ ہی ہے کہ ننگے سر باوضو زیر سما آکر درگاہ ذوالجلال میں یہ درخواست کرو کہ الٰہی جن جن لوگوں نے سچے مسلمان گرویدہ اسلام حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر بہتان کیا ہے اُن پر اور اس مؤلف پر لعنت اور اپنا غضب نازل فرما اور جو فی الحقیقت شیخین بظاہر مدعی اسلام اور بباطن مشرک و مرتد تھے تو اُن ملعون مردودوں پر لعنت فرما اور اپنا قہر نازل کرتا رہ اور تمہارے ساتھ ہم بھی آمین اور ہشیں باد کہنے کو تیار ہیں۔

میاں صاحبزادے یہ چند اسناد شرک شیخین تمہاری بدزبانی دفع کرنیکی غرض سے درج کئے ہیں ورنہ ہماری طرف سے حضرات شیخین اور آپ اگر مسلمان ہیں تو چشم ما روشن اور برچہ وہ اور آپ یا کوئی اور کافر یا مشرک ہے تو دل ما شاد ہمکو کسی اہل ملت سے بغض نہیں عیسی بدین خود موسی بدین خود ہی ہمارا مسلک ہے ؎ کس کی خبر کہوں مجھے اپنی خبر نہیں

میاں آپنے اپنے مضمون کی وجہ پنجم میں شیعوں کی نسبت یہ بھی لکھا ہے یہ فرقہ ما انا علیہ و اصحابی کے سراسر خلاف و مخالف ہے یعنی ابتداءی وغیرہ نبرداری کرنا تو درکنار بلکہ جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے سخت دشمنی و بغض رکھنے کے علاوہ اُن کی شان والا میں تبرا بازی کر کے معاذ اللہ ہتک آمیز کلمات سے بے ادبی و گستاخی کا مرتکب ہے پھر کیونکر ایماندار یا سچا مسلمان ہو سکتے ہیں۔ انتہی بلفظہ) یہ

جھوٹا دعوی تمکو تمہارے بزرگوں سے میراث ملا ہے جو بالکل لغو و مہمل ہے اور شیعوں پر بہتان۔ حضرات شیعہ صحابہ کرام کو اپنا پیشوا و مقتدا مانتے اور انکا نہایت احترام کرتے ہیں بلکہ اُن کے نیک پرہیز گار غلاموں تک کو اپنا آقا و ہادی جانتے ہیں نہ معلوم کس احمق نے تم کو یہ جھوٹا لغو سبق یاد کرا دیا شیعوں کی کتب دیکھو انہیں صحابہ کرام کے بڑے بڑے فضائل اور درجات لکھے ہیں جو تمہارے ہاں نہیں اور جو حضرات صحابہ کرام سے تمہاری مراد حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ ہیں تو اوپر کے اسناد سے ابھی یہ مشرک ثابت ہو چکے ہیں تو سوچو کہ مشرک صحابہ کرام کب ہو سکتے ہیں کیونکہ جملہ مسلمانوں کے نزدیک مشرک قابل احترام نہیں یہ کہدو کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ قران کی آیت نہیں۔ تو ہم تم جتنے اور شیعہ بار ...

دیکھو اسی وجہ سے اِن حضرات کی تفضیح و تقبیح خدا بھی کرتا ہے اور رسول بھی اور صحابہ کرام بھی اور علماء و فضلا و مفسرین و مورخین و محدثین بھی حتی کہ آپ بھی چونکہ آپکو ہمارے اِس دعوی سے بھی بیحد انکار ہوگا اس لئے مجبور ہم باختصار اِس کی بھی صرف ایک مثال سے وضاحت کر دیتے ہیں۔ سنو:

دیکھو پیغمبر خدا اور علماء فقہاء مورخین و مفسرین و محدثین سے فضیحت شیخین اوپر دیکھ چکے اب خدا تعالیٰ اور آپکے فضیحت کرنیکے اسناد کا قرضہ باقی ہے وہ ملاحظہ ہو

اگرچہ بکثرت آیات قرانی میں حضرات ممدوحین کی نسبت بہت سرفرازیاں ہیں لیکن ان میں نام یا اخص الخاص علامت نہ ہونے سے آپ بہت آسانی سے انکار کر سکتے ہیں **مگر اب** ہم تفضیحات ممدوحین میں ایسی آیت پیش کرتے ہیں کہ صحیح الدماغ صاحب علم شخص اُن پر منطبق ہونے سے انکار ہی نہ کر سکے:

سورہ قصص میں ہے ہم نے ایسے لوگوں کو بھی امام بنایا ہے جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامۃ میں اُن کی مدد نہ کی جائے گی (اور اُنکی شناخت یہ ہے کہ) اسی دنیا میں ہمنے اُن کے پیچھے لعنت لگا دی ہے اور وہ قیامت میں بہت بُری گت سے ہوں گے

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ

اب ایمان سے بولو کہ فرقہائے اسلامی میں اِن حضرات کے سوا اور کون سے ائمہ یدعون الی النار ہیں جنکے پیچھے اسی دنیا میں خدا کی طرف سے لعنت لگی ہوئی ہے **اور** خدا کی طرف کی لعنت لگی ہوئی ایسی نہیں ہو سکتی کہ ایسے امام ہدیٰ لعنت سے کسی اسلامی مقام میں کسی آن خالی رہ سکیں۔

پس اگر آپ کے پیرو مرشد یا آپ کے ابوالوفا صاحب شیر پنجاب ائمہ یدعون الی النار ایسا پیش کر دیں جس پر عمل شیعہ کی طرح واتبعناھم فی ھذہ الدنیا لعنۃ کا صحیح اطلاق اور پورا انطباق ہو سکے تو واللہ ثم باللہ صاحبزادے میں تمہارے ہاتھ پر توبہ کر کے اُس کو شایع کرونگا اور اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق جرمانہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں جو کچھ قوم اہلسنت وجماعت تجویز کرے۔

نوٹ جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث شرطیہ رقموں کے جمع کرانے کے لئے بہت فراغ دلی سے اعلان دیا کرتے ہیں اگر کچھ تبحر کا توران اور فضیلت کا ہیجان اور تبختر کا بحران ہے تو ہم سے بھی رقم کی درخواست فرمائیں تو بعد

تشخیص اہلسنت ہم اُن کے ہی پاس وہ رقم جمع کرادینگے انشاءاللہ تعالیٰ

اب رہا تمام مسلمانوں کا غرض و بے غرض حضرات ابوبکر وعمر کی توہین کرنا تو مشیت خدا نے اپنے علم ازلی سے والتبحاھم فی ھذہ الدنیا لعنہ کی تعمیل کرانے کے لئے اُن کے دماغوں کی ساخت ہی ایسی کردی تھی کہ وہ اپنے قول وعمل کے مذموم **یا** قابل شرم کو بُرا نہ جان سکتے تھے اُسی خراب بنیاد پر کسی مذہب وملت کی کوئی کتاب ایسی نہیں کہ جہاں جناب خلیفہ اول کا ذکر مقصود ہو اور وہاں بجائے عبدالکعبہ یا عتیق کے ابوبکر نہ لکھا جائے اور اسی طرح لوگوں کی زبان پر اسم ابوبکر جاری ہے افسوس اس قابل شرم کنیت پر صاحب کنیت نے بھی غور نہ کیا **چونکہ** لازمی بات ہے کہ ہر امام کی پیروی کے سبب کچھ نہ کچھ اثر اُس کا ماموم میں بھی ہوجایا کرتا ہے چنانچہ اُن کے معتقد علماء وفضلا کا ذہن رسا بھی امتیاز ذلت وعزت سے محروم رہگیا۔ ملاحظہ ہو۔

تاریخ خمیس دیار بکری وغیرہ میں ہے کہ جناب خلیفہ اوّل کا پہلا نام عبدالکعبہ رکھا گیا تھا اور پھر عتیق اور داخل اسلام ہونے کے بعد عبداللہ۔ **اور** جب اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعہ **یا** نکاح ہوا۔ تو چونکہ رسول خدا کے حبالۂ نکاح میں جناب ممدوحہ کے سوا اور کوئی کواری بیوی نہ آئی تھیں اس بنا پر جناب ممدوح کی کنیت ابوبکر بکسر بائے دوم قرار پائی **اگرچہ** ہمارے زمانہ میں جملہ کتب اور زبانوں پر بفتح بائے دوم جناب کا نام نامی مشہور ہے مگر وہ کنیت کنیت اوّل سے بھی زیادہ مضحک ہے جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا **دیکھئے لغت میں** بکر بکسر اول کے معنی کوری کے ہیں **اب** عقل کے دماغ سے سوچو اور مشاہدات پر غور کرو کہ ہر عورت شوہر کی پہلی خلوت صحیحہ کے بعد باکرہ نہیں مانی جاتی پس دوام کے لئے ایسی عارضی اور اضافی صفت وشرف کی کنیت قبول کرنا عقلاً قابل شرم ہے اور جو یقین نہو تو کسی شریف کتخدا لڑکی والے کو کواری کا باپ کہکر پکار کر دیکھو کہ وہ شریف مخاطب منادی کو کیا رسید کرتا ہے **پس** اس کنیت کی قبولیت سے صاف ثابت ہے کہ صاحب کنیت میں اس وقتیہ اضافیہ وعارضی صفت کے سوا اور کوئی جوہر ذاتی وشرف وجہ تقرب رسول نہ تھا اس باعث سے ایسی قابل شرم اضافت کی کنیت کو صاحب کنیت نے افتخاراً قبول کرلیا اور اُسی درجہ اور دماغ کے ہوا خواہ ہوئے اور اُنکی ہی تبعیت سے اُن کی تابعین وتبع تابعین نے اس کنیت سے شہرت دینے میں کوتاہی نہ کی حتی کہ کچھ زمانہ کے بعد یہ کنیت علم ہو کر سلسلہ ہمارے زمانہ تک پہنچی اور باسباب ظاہر اس قابل شرم کنیت کا قیام ودوام میدان حشر

و نشر تک معلوم ہوتا ہے واللہ علم۔ افسوس صد ہزار افسوس

لغت میں بکر بفتح اول کے معنی اونٹ کے بچے کے ہیں اور جناب ممدوح کی کوئی اولاد بکر نامی نہیں ہوئی جس کے سبب آپ ابو بکر سمجھے جاتے اور جو بالفرض بلا وجہ باختیار خود ابو بکر کنیت اختیار کر بھی گئی تو اس میں کونسی عقلی خوبی ہے فی الحقیقۃ کوئی باحواس انسان اپنے تئیں اونٹ کا بچہ کہوانا پسند نہیں کر سکتا اور نہ اُس کے شریف ماں باپ اور احباب اور **اس** قابل شرم کنیت کے ساتھ جو لفظ صدیق کا پچھلا لگایا جاتا ہے تو وہ اس کنیت کے ساتھ بالکل بے جوڑ ہے کیونکہ صدیق صفت معصوم کی ہے اور صاحب کنیت جائز الخطا و صدق و کذب انسان کے صفات سے ہیں جنکو بکر یا ابو بکر سے تعلق نہیں پس اگر صاحب کنیت صاحب علم و فضل اور حاضر باش خدمت رسولؐ ہوتے تو اپنے اسلامی نام عبد اللہ کے ساتھ لقب صدیق کو شایع کرتے۔ چونکہ مشیت کو اپنے علم ما کان ما یکون کے مطابق عمل جاری کرنا تھا اس وجہ سے سب کی عقلوں پر پردہ پڑ گیا ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

نوٹ بعض کتاب میں ہے کہ جناب ابو سفیان نے بیعت خلافت سے پہلے جناب ابو بکر کی نسبت فرمایا تھا کہ اُس فصیل (یعنی اونٹ کے بچہ کو) خلافت سے کیا واسطہ اگرچہ اسم فصیل سے بھی صاحب کنیت کی تفضیح پائی جاتی ہے مگر یہ نام شہرت کے درجہ پر نہیں پہنچا اس لئے ہم بھی اس سے سکوت کرتے ہیں

صاحب تنزیہ الانساب نے ان دونوں کنیتوں کی وجہ تسمیہ سے علیحدہ اس کنیت کی تیسری وجہ پیدا کی ہے کتاب مذکور کے حصہ دوم بیان ابو بکر پر در تبصرہ کنیات عرب صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں کہ **بخاری** کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی مرویہ حضرت عائشہ سے ظاہر ہے کہ جناب ابو بکر نے بنی کلیب کی ایک نہایت مالدار بکریوں والی عورت سے نکاح کیا تھا جو ملکہ آپکا نام دوستوں سے بکر اور ہنسی مذاق ہوتا تھا اور آپ گالیاں دینے میں نہایت مشاق تھے چنانچہ **تاریخ** الخلفا سیوطی بیان ابو بکر میں ہے کہ حضرت عقیل اور جناب ابو بکر کی گالم گلوچ ہوئی اور آپ بہت گالیاں دینے والے تھے انتہی ذاستب عقیل بن ابیطالب ابوبکر وکان ابوبکر سبابا **او**ر اسی طرح ریاض النضرہ میں بحوالہ اسباب النزول ابوالفرج سے لکھا ہے کہ لا یحب اللہ الجہر من القول بالسوء الا من ظلم جناب ممدوح کی گالیاں دینے کی بنا پر آپکی ہی شان والا شان میں نازل ہوا **پس** اس اخلاق مشہورہ کی بنا پر قیاس چاہتا ہے کہ یار لوگ مزاحاً جناب کو ام بکر کے تزوج کی نسبت سے ابو بکر کہنے لگے ہوں گے ورنہ کسی کتاب سے ثابت نہیں کہ بکر نامی آپکی کوئی اولاد تھی یا

آپکے ماں باپ یا کسی رئیس قوم نے آپکی یہ کنیت قرار دی ہو انتہی واللہ اعلم۔

روضۃ الاحباب وغیرہ تواریخ میں ہے کہ قوموں میں جوڑ توڑ اور جنگ و آشتی کرانے پر جناب عمر ابن خطاب کو یہود و نصاریٰ نے فاروق خطاب دیا تھا چونکہ حیات رسولؐ میں آپنے بھی حضرت ابوبکر کی طرح کسی قسم کی اعانت اسلام نہیں کی اس وجہ سے یقین ہے کہ رسولؐ خدا نے یہ خطاب فاروق نہیں دیا اور یہ کفریہ نام ہے اس لئے جناب کو فاروق کہنا سراسر توہین ہے **اسیطرح** حضرت عثمان کے اسم مبارک کی لغت سے تحقیق فرمایئے کہ عثم کے معنی استخوان شکستہ بے موقع جڑے ہوئے کے ہیں چونکہ صاحب تنزیہ الانساب کی تحقیق کے مطابق عفان کا پیشہ قابل شرم اور ماں کی صحت نہیں کہ کون تھیں بایں وجہ جناب کریز کے پروردہ معلوم ہوتے ہیں اور الف نون نسبت کا ہے پس اس کی شرح دل شکن ہے اس وجہ سے ترک کرتے ہیں **دوسری** صورت تو ہیں یہ کہ لغت میں عثمان کے معنی سانپ کا سپولیا اژدہے کا بچہ۔ سرخاب کا بچھا۔ چونکہ اکثر قائلان بانی اسلام و صحابہ جناب کے ہی سفارش سے رہا ہوتے رہے اس لئے پہلے کے دو معنی جناب ممدوح پر پورے چسپاں ہوتے ہیں **اور** لغت میں معاویہ کے معنی اس باوفا مادین کتیا کے ہیں جو حیوانان صامت میں وفاداری کی صفت سے مخصوص ہے چونکہ اختصار منظور ہے اس لئے باقی اور بعض صحابہ کرام اہلسنّت کے اسمائے گرامی کی شرح کو قلم انداز کرتے ہیں **اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِالْعِلْمِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الْجَھْلِ** میاں اگر بھلے مانس ہو تو آپ جیسے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزاری نکرنا اچھا خوش ہو جیتے رہو جس جا رہو خوش

اہل حدیث کے بے سرے ترانے

اور

شیعوں کے افسانے

جناب منشی ہدایت اللہ صاحب سوہدری مقیم وزیرآباد کی خدمت میں ہم نے ایک دوستانہ خط بھیجا تھا اس مضمون کا کہ آپ مسلمانون کی دل آزاری ترک فرمایئے مگر ممدوح نے اخبار اہلحدیث یکم جون سنہ ۳۲ء میں (شیعوں کے افسانے) کی سرخی سے ایک مضمون شایع کرایا جس میں خط دوستی کا خاکہ

اوڑایا اور ہمکو جاہل بنایا۔ اس مضمون میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ اہلسنّت تقیہ نہیں کرتے **پس** ہم اسی قدر فقرے کے جواب میں سوہدری صاحب کی تفہیم کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اُنکو چشم بصیرت عنایت کرے **جناب** منشی صاحب آپنے دوستی کے ترانہ میں فرقہ اہلسنّت کی سخت توہین کی ہے اگر اہلسنّت آپکے اس فقرے پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ کردیں تو بیجا نہیں کیونکہ سوائے مجنون و مخبوط الحواس انسان کے تمام ذی ہوش باحواس انسان بلکہ بکثرت حیوان بھی تقیہ کرتے ہیں **دیکھیے** جو باحواس اہلسنّت پاجامہ یا تہمت سے سترعورت کرتے ہیں حالانکہ جسم مستور کی ہیئت و شکل و خواص و افعال سے ایک فرد دوسرے فرد کے ہیئت و شکل و خواص و افعال سے کماحقہٗ واقف حتیٰ کہ باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے اسی طرح بیٹی باپ کے اور بیٹا ماں بہن کے جسم مستور کی ہیئت و شکل و خواص سے واقف ہے مگر باوجود واقفیت تامہ ہر اہلسنّت اور باحواس انسان سترعورت کرتا ہے جو عین تقیہ ہے اور یہ تقیہ حفاظت نسل انسان کی غرض سے کیا جاتا ہے جس کا دوسرا نام سترعورت کے باب میں حیا و شرم بھی ہے پس اگر سوہدرہ یا وزیر آباد کے وہابی سترعورت نہ کرتے ہوں تو وہ اس بحث سے خارج ہیں **بدیہی** بات ہے کہ پاخانہ غسل خانہ حمام میں سترعورت نہیں کیا جاتا اور اسی طرح ڈاکٹر۔ طبیب۔ جراح۔ قابلہ سے بھی بس سترعورت عوام سے کرنا اور خاص مقامات پر نہ کرنا دونوں صورتیں تقیہ میں داخل ہیں یعنی عوام سے بسبب حفاظت و قاری نسل انسان ہے اور ڈاکٹر وغیرہ سے حفاظت جان مقصود ہے **پس** شیعہ کا تقیہ یہی ہے کہ اہل سے تقیہ نہیں کرتے اور بجہت اندیشہ فساد نااہل سے کرتے ہیں اس میں خواہ اہلحدیث ہوں یا اور کوئی صاحب **دیکھیے** کہ جملہ شرفاء اہلسنّت عورتوں کو مقام محفوظ میں نگاہ اغیار سے بچا کر رکھتے ہیں اور بیٹی۔ بیٹیوں کی شادیاں باعلان کرتے ہیں پس یہ اعلان یعنی دھوم دھڑکا الزام زنا سے بچنے کیلئے ہے اور یہی تقیہ ہے۔ **حالانکہ** اُن کے مذہب کے فقہاء و مجتہدان مطلق نے نہ اعلان کو شرط نکاح قرار دیا ہے اور نہ گواہ کو اور نہ مہر کو (معیار الحق سید نذیر حسین محدث دہلوی) اور جو غور سے دیکھو تو فقہاء اہلسنت نے ان اجتہادات سے نکاح اور مروجہ رنڈی بازی کو ایک درجہ میں کر دیا جو **صورت متعہ** سے بھی بدتر ہے مگر شرفاء و ذیعقل اہلسنّت مجتہدان مطلق کی اس اجازت کو گوزشتر سمجھکر عزت متعارفہ انسانیہ کی صیانت بہ نیت تقیہ کرتے ہیں **دنیا** میں بڑے بڑے قصور سنگ بست قلعے۔ جیلخانے۔ پاگل خانے۔ محکمجات دفاتر پولس توپ۔ بندوق۔ تلوار خنجر اگبنوٹ۔ کشتیاں وغیرہ جو دکھائی دیتی ہیں یہ کیا ہیں یہ سب تقیہ اور آلات تقیہ ہیں جو جاہل اہلسنّت اُن کے ذریعہ سے فائدہ لیتے ہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ اہلسنّت

تقیہ نہیں کرتے تو کیا خدانخواستہ جملہ اہلسنت بھی آپ ہی جیسے ہیں تو یہ کیجیے۔ معافی مانگیے **دیکھیے** خلاف
حکم خدا تعالیٰ پاؤں دھونے سے جو پانچوں وقت ابخرات کا صعود دماغ شریف کی طرف ہوتا رہتا ہے یہ
اُسی کی خرابی ہے آپ بے قصور ہیں۔ **کسی** لغت کی کتاب میں تقیہ کے معنی جھوٹ کے نہیں لکھے اور
نہ ہر خلاف واقعہ کا بیان جھوٹ یا گناہ ہے بلکہ بعض جھوٹ حلال اور واجب اور موجب اجر عظیم
ہے اسی بنا پر امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے اعلم ان الکذب لیس حرام اور ایسا ہی بکثرت
کتب اہلسنت سے ثابت ہے **ہاں** معاملات یعنے توریث۔ تجارت۔ ملازمت یا کسی کی عزت ریزی
اتلاف جان۔ نقصان حقوق وغیرہ کے مواقع پر جھوٹ گناہ عظیم اور حرام (دیکھو کتب شیعہ) پس ایسے اقسام
میں اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے خواہ وہ شیعہ ہو یا غیر شیعہ وہ دغا بازی فریب۔ دھوکہ دہی ہے وہ تقیہ نہیں پس ایسے
کذب کو شیعہ ہرگز تقیہ نہیں کہتے اور نہ مانتے ہیں۔ **ذرا** ہوش و حواس سے غور فرمائیے کہ شیعہ مذہبی
معاملہ میں تو جھوٹ بول ہی نہیں سکتے اور جو یہ فرقہ مذہبی معاملات میں معاذ اللہ جھوٹ بولا کرتا تو دنیا میں شیعہ
کا وجود ہی باقی نہ رہتا کیا معنی کہ اس فرقہ کی تمام خلافتیں دشمن رہیں اور جملہ خلایق عامہ پس شیعہ اگر اپنے
دعاوی یا الزام دہی میں جھوٹے ہوتے تو پھر ان کا کہیں ٹھکانا نہ تھا۔ **شیعوں** کو انکی صرف مذہبی
صدق گوئی نے بچایا ہے۔ **مذہبی تقیہ** میں بھی ایک ممدوح ہے اور دوسرا مذموم۔ پس تقیہ ممدوح خدا و رسول یہ ہے جیسا کہ **شرح**
فقہ اکبر بحث حدیث "صلوا خلف کل بر و فاجر" صفحہ ۹۲ مطبوعہ مجتبائی دہلی میں اس طرح لکھا ہے کہ ابن مسعود وغیرہم ولید بن عقبہ بن ابی معیط
کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ وہ شر الخوار تھا چنانچہ ایک دن ولید نے
ان حضرات صحابہ وغیرہ کو صبح کی چار رکعتیں پڑھا دیں اور کہا کہ اگر راضی ہو تو اور
پڑھا دوں حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم تو تیرے ساتھ اس وقت کے
پہلے ہی سے زیادہ پڑھ رہے ہیں۔ انتہے محصلاً۔

وکان ابن مسعود وغیرہ یصلون خلف الولید بن عقبہ
ابن ابی معیط وکان یشرب الخمر حتیٰ انہ صلی بہم الصبح
مرۃ اربعا ثم قال ازیدکم فقال ابن مسعود ما زلنا
معک منذ الیوم فی زیادہ۔

پس ایسا تقیہ علما اور خیر باد ہے کیونکہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کا برادر اخیافی ہے، دوم کوفہ کا گورنر اور ابن مسعود کم حیثیت اور غلام زادے
سوم ولید کے ماتحت نوکر پس یہ بیچارے صحابہ ان ظالم کا اتباع نہ کرتے تو کیا کرتے اور جو ترک تقیہ کرتے تو جو زد و کوب حضرت ابوذر پر ہوئی اور جلاوطن کیے
گئے یا جیسے ابن مسعود کی پسلی قرآن نہ جلوانے کی بابت توڑ دی گئی پس ایسا ہی انکے ساتھ بھی کیا جاتا بلکہ قتل
تقیہ مذموم جیسے جناب ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہم اسلام ظاہر کرتے اور اپنا شرک چھپاتے رہے جیسا کہ مضمون بالا ثابت ہو چکا پس ایسا تقیہ
بالکل حرام ہے جو شیعہ ہرگز نہیں کرتے فقط والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ فقط العبد احقر مرزا **احمد سلطان** مصطفوی چشتی دہلوی

تقیہ بہتر
حکم خدا ق
اُسی کی خر
نہ ہر خلاف
ہے ا
کتب اہل
اتلاف جا
میں اگر کو
کذب کو
معاملہ میں
کا وجود ہ
وعاوی
صدق گو
فقہ اکہ
کے پیچھے نماز
ان حضرات
پڑھادوں
پہلے ہی سے
پس ایس
سوم ولید
گئے یا جیسے
تقیہ مذ
بالکل حرام